International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:03, Issue: 01,Jan-June 2023
PP: 134-145

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

تبلیغی جماعت پر آل سعود کی طرف سے لگائے گئے الزامات کا شریعت کی روشنی میں جائزہ

A review of the accusations made by Al Saud against the Tablighi Jamaat in the light of Sharia

Dr.Atta ullah
Assistant professor, department of Islamic and religious studies,The University of Haripur, KP, Pakistan

Khizar Hayat
Associate Professor of Islamic StudiesGovt; Post Graduate College Haripur

Muhammad Umair Khan
Secretary at Local government Election & ruler development department LGE & RDD Abbottabad KPK

Abstract

Tablighi Jamaat is doing da'wa work in the whole world under a universal system, which was founded by Maulana Ilyas Kandahlvi, may Allah have mercy on him, in 1926. Maulana Ilyas started with schools, but that method could not affect all the people in the elimination of ungodly causes, so he founded the Jamaat after thinking about the texts of the Qur'an and Sunnah and the way of life of Tayyaba, which until today has served millions of people. It has become a means of correction. Millions of people have been enriched by the wealth of the religion of Islam through the mediation of this party. In the present era, where the work of this party has increased, Al Saud has banned it in their country on December 10, 2021, and they

CC BY

have accused it. What is it that this Jamaat is deviant from Islam, a heretic and polytheist, so their invitation cannot be accepted? Now the question is that what is the reality of the accusations made by Al Saud on the Tablighi Jamaat and what is the Shariah point of view about them?In order to solve this question, the status and reality of Al Saud's accusations in this article were analyzed in the light of the Sharia, then these things became clear to us. Ta'ilz Jayat is a peaceful Jayat of Danai, which only serves as an invitation to religion. It has no connection with any terrorist organization, nor does it share ideological and practical ground with the akhwan ul muslimeen. Although the curriculum of Tablighi Jamaat is not proven by the Sunnah of the Prophet, but it is the same method adopted for the sake of convenience and educational system, like the eight-year period for teaching in madrasahs. The accusation of polytheism and grave worship is also not true because the foundation of this group is on the word Tawheed, and visiting graves is only to the extent that it is proven by the Sunnah of the Prophet (peace be upon him). Therefore, it is recommended that the Saudi government conducts an investigation about this Jamaat through its experts and remove the ban on this Jamaat by removing the baseless allegations.

Key Words*: Tablighi Jamaat, Maulana Ilyas Kandahlvi, Shariah, Saudi government, Allegations.*

تمہید:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے کائنات کی تخلیق کے بعد اس میں حضرت انسان کو آباد کیا اور اس کی رہنمائی کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام کا سلسلہ جاری فرمایا، کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی مشترکہ دعوت میں قدر مشترک توحید کی دعوت شامل تھی، ہر نبی نے اپنی امت کو اللہ رب العزت کی وحدانیت اور الوہیت کی دعوت دی تاکہ وہ اپنے خود ساختہ خداؤں کی عبادت سے کنارہ کش ہو کر ایک اللہ کی عبادت میں لگ جائیں، انبیاء کرام کی دعوت الی اللہ کا یہ سلسلہ چلتا رہا تا آنکہ حضور سرور کائنات خاتم النبیین ﷺ مبعوث ہو کر آئے اور آپ نے یہ عظیم کام بحسن خوبی سرانجام دیا، آپ ﷺ کے بعد چونکہ نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا ہے اس لئے یہ عظیم ذمہ داری امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کے کندھوں پر آ گئی ہے، قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے:

{كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ا

(مسلمانو!) تم وہ بہترین امت ہو جو لوگوں کے فائدے کے لئے وجود میں لائی گئی ہے، تم نیکی کی تلقین کرتے ہو، برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ ۲

امت محمدیہ کا ایک گروہ ہر زمانے میں برابر یہ فریضہ انجام دیتا آ رہا ہے، موجودہ زمانے میں تبلیغی جماعت بحسن خوبی یہ فریضہ انجام دے رہی ہے جس کی دعوت کئی ممالک میں پہنچ چکی ہے لیکن حالیہ دنوں میں سعودی حکومت کی طرف سے تبلیغی جماعت پر کچھ الزامات عائد کئے گئے ہیں جن کو بنیاد بنا کر پوری مملکت سعودیہ میں تبلیغی جماعت کی نقل و حرکت پر پابندی لگادی گئی ہے، اس مقالہ میں ان الزامات کا شریعت کی روشنی میں جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے۔

بنیادی سوالات تحقیق:

تبلیغی جماعت پر آل سعود کی طرف سے لگائے گئے الزامات کی حقیقت اور ان کے بارے میں شرعی نقطہ نظر کیا ہے؟

منہج تحقیق:

زیر نظر آرٹیکل کا منہج بیانہ و تجزیاتی ہے، جس میں آل سعود کی طرف سے لگائے گئے الزامات کا تجزیہ کر کے شریعت کی روشنی میں انہیں پرکھا گیا ہے۔

تبلیغی جماعت پر آل سعود کی طرف سے لگائے گئے الزامات:

۶ جمادی الاولیٰ ۱۴۴۳ھ بمطابق ۱۰ دسمبر ۲۰۲۱ کے دن سعودی عرب کی مساجد میں جمعہ کے خطبوں میں ائمہ کرام نے تبلیغی جماعت کو گمراہ، اسلام سے منحرف اور مشرکانہ نظریات کا حامل قرار دیا ہے، اور دیگر کئی سنگین الزامات بھی عائد کئے گئے ہیں جن میں ان پر مسلکِ صوفیت اختیار کرنے کا بھی بے بنیاد الزام عائد کیا گیا ہے، سرکاری خطبہء جمعہ میں سعودی شہریوں اور وہاں مقیم غیر ملکیوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کی گئی کہ یہ تبلیغی جماعت پیش آمدہ دہشت گردی کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے، جس سے مملکت کو خطرہ لاحق ہے، یہ احکامات سعودی وزارت مذہبی امور کے سربراہ شیخ عبد اللطیف آل الشیخ نے اپنے ایک ٹویٹ میں جاری کیے اور ایک خطبہ تمام ائمہ مساجد کو ارسال کیا گیا جس کا متن کچھ یوں ہے:

'سعودی عرب کا ملک ایک ہی جماعت اور راستے پر چل رہا تھا کہ باہر سے کچھ جماعتیں آئیں، اس ایک جماعت اور ایک مذہب پر چلنے والے لوگوں کو تقسیم کرنے کی کوشش کی تاکہ ان (سعودی شہریوں) کا اتحاد پارہ پارہ ہو جائے، ان معروف جماعتوں میں سے ایک تبلیغی جماعت بھی ہے جو اپنے آپ کو اس ملک (سعودی عرب) میں احباب کے نام سے پکارتے ہیں۔'

'اس جماعت کی اصل ہند (برصغیر) میں ہے، جماعت تبلیغ پیغمبر اسلام کے کئی طریقوں کے مخالف چلتے ہیں، یہ جماعت بغیر علم کے دعوت کے لیے نکلتی ہے، یہ اللہ اور پیغمبر اسلام کے طریقے کے برخلاف ہے، یہ وہ جماعت ہے جس سے دہشت گرد گروپ بھی پیدا ہوئے۔ ان کے ساتھ چلنے والے لوگ علم کی کمی کا شکار ہو کر تکفیری جماعتوں کا بھی شکار ہو جاتے ہیں۔'

'اسی وجہ سے دہشت گرد جماعتوں کے لوگ جو کہ یہاں (سعودی عرب) کی جیلوں میں بند ہیں، ان کے بارے میں تفتیش کی گئی تو پتا چلا کہ یہ پہلے تبلیغی جماعت میں شامل تھے، اس ملک (سعودی عرب) کی فتویٰ دینے والی کمیٹی نے قرار دیا ہے کہ

اس جماعت (تبلیغی جماعت یا احباب) کے ساتھ شریک ہونا جائز نہیں ہے۔'

'ہم پر واجب ہے کہ ہم ان کی دعوت کو قبول نہ کریں، یہ جماعت اور اس جیسی جماعتیں ہمارے اتحاد کو پارہ پارہ کر دیں گی، یہ کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہے۔' ۳

یہ خطبہ سعودی عرب کی ایک بڑی جامع مسجد میں جمعے کے روز دیا گیا تھا،اس سے ملتے جلتے خطبے تقریباً تمام ہی جامع مساجد میں سعودی عرب کی وزارتِ مذہبی اُمور کی ہدایت پر دیے گئے ہیں۔

اس خطبے میں تبلیغی جماعت پر تین سنگین الزامات عائد کئے گئے ہیں:

اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے طریقے سے انحراف اور گمراہی کا راستہ اختیار کرنا۔

دہشت گردی کا دروازہ اور دہشت گرد گروپس کی ترویج کرنا۔

بغیر علم کے دعوت اور اس بناء پر تکفیریت کا رجحان پیدا ہونے کا خدشہ۔

ایک اور خطبہ کے مطابق تبلیغی جماعت پر چار الزامات عائد کیے گئے ہیں:

یہ بدعتی جماعت ہے۔

یہ صوفی جماعت ہے۔

اس سے دہشت گردی پھیلنے کا خطرہ ہے۔

تین دن، چلہ، چار ماہ کی تعیین خلاف اسلام ہے۔ ۴

اسی طرح قبر پرستی کا الزام بھی تبلیغی جماعت پر تھوپنے کی کوشش کی گئی ہے۔

مذکورہ الزامات کا شریعت کی روشنی میں جائزہ:

ذیل کی سطور میں مذکورہ تمام الزامات کو پرکھنے کے بعد شرعی نقطہ نظر سے ان کا جائزہ لیا گیا ہے کہ آیا یہ الزامات واقعی اور شرعی نقطہ نظر سے درست ہیں کہ نہیں، نیز اس مقالے میں سعودی حکومت کی طرف سے تبلیغی جماعت پر لگائے گئے الزامات کا جائزہ لیا گیا ہے، سعودی حکمرانوں نے اپنی سرزمین پر تبلیغی جماعت کی نقل وحرکت پر جو پابندی عائد کی ہے اس سے مطلق بحث نہیں کی گئی ہے۔

۱۔ کیا تبلیغی جماعت اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے طریقے سے منحرف اور بدعتی جماعت ہے؟

دین اسلام اور خالق کائنات اللہ تعالیٰ کی عبادت طرف دعوت دینا اور لوگوں کو بلانا انبیاء علیہم السلام اور علمائے ربانین کا طریقہ ہے، جو کہ سب سے بڑی نیکی اور سب سے بہترین کام ہے، ظاہر ہے جو لوگ اسلام کی دعوت دیں گے ان کی پہلی ذمہ داری ہوگی کہ وہ خود اس پر عمل بھی کریں گے، نیک بنیں گے اور اپنے اعمال وکردار سے دین حق کی سچائی کو ثابت کریں گے، اللہ تعالیٰ نے اسلام کی تبلیغ کے لئے انبیاء علیہم السلام کو بھیجا، جنہوں نے پتھروں کے جواب میں پتھر نہیں برسائے اور گالیوں کا جواب گالم گلوچ سے نہیں دیا بلکہ حکمت سے کام لیتے ہوئے بڑے احسن انداز سے فریضہ تبلیغ سرانجام دیا۔

تبلیغی جماعت اور دارالعلوم دیوبند:

تبلیغی جماعت بھی خالص دعوتی و اصلاحی تنظیم ہے جس کے عقائد قرآن وسنت کے مطابق ہیں، تبلیغی جماعت کی بنیاد مولانا محمد الیاس کاندھلوی رحمہ اللہ نے ۱۹۲۶ء میں رکھی، مولانا الیاس صاحبؒ دارالعلوم دیوبند کے فاضل اور شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندیؒ کے شاگرد رشید ہیں، دعوت و تبلیغ کا کام جو برسوں سے پژمردہ ہو گیا تھا اسے اللہ نے دارالعلوم دیوبند ہی کے فرزند مبلغ اسلام حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ کی محنت و کوشش کے نتیجے میں دوبارہ زندہ کیا، جو تقریباً تیرہویں صدی ہجری کا زمانہ ہے، ۵ گویا یہ تبلیغ کی موجودہ شکل دارالعلوم دیوبند کی ہی فکری اساس کی ایک عظیم تحریک ہے، جو دوسری شکل میں وجود میں آئی ہے خلاصہ یہ ہے کہ تبلیغی جماعت اسلام و مسلمانوں کی ہمہ گیر خدمتوں کے لحاظ سے دارالعلوم دیوبند کا ہی فیضان ہے۔

حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک دعوت و تبلیغ:

قرآن و حدیث، نہج نبوت اور سیرت نبوی ﷺ سے ماخوذ دعوت کے اصولوں سے سب سے زیادہ میل کھانے والی تحریک اور مطابقت رکھنے والا عمل قریب کے زمانے میں تبلیغی جماعت کی تحریک اور دعوت والی محنت ہے، ابتداء میں حضرت مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مکاتب دینیہ کے ذریعہ سے مسلمانوں کی اصلاح احوال کی فکر و محنت فرمائی، مگر ماحول کی عمومی بے دینی، جہالت وظلمت کے اثر سے جب یہ مکاتب بھی محفوظ نہ دیکھے، اور عمومی طور سے مسلمانوں کی دینی ضرورتوں کی عدم تکمیل واضح طور سے سامنے آنے کے بعد آپ اس نتیجہ پر پہنچے کہ خواص وافراد کی اصلاح اور دینی ترقی مرض کا علاج نہیں ، جب تک عام آدمیوں میں دین نہ آئے کچھ نہیں ہو سکتا، تائید غیبی چنانچہ جب آپ ۱۳۴۴ھ ۱۹۲۶م میں دوسرے حج کے لئے تشریف لے گئے، اس دوران مدینہ طیبہ میں بھی قیام رہا، وہاں پر یہ پیغام ملا کہ آپ سے کام لیا جائے گا، سفر حج سے واپسی کے بعد آپ نے تائید غیبی سے عوام میں احیاء دین کی غرض سے تبلیغی گشتوں کا آغاز فرمایا اور دوسروں کو بھی جماعتیں بنا کر دوسرے علاقہ میں تبلیغ کے لئے بھیجا، یوں اس طرح باقاعدہ جماعتوں کا اللہ کی راہ میں بغرض دعوت نکلنا شروع ہوا، اور آج الحمد للہ! اکابرین دعوت و تبلیغ اور مخلص مسلمانوں کی محنت و کوشش اور آہِ سحر گاہی کے طفیل یہ مبارک عمل اطرافِ عالم کے چپہ چپہ میں نہ صرف پھیل چکا ہے بلکہ شب و روز جاری وساری ہے۔۶

تبلیغی کام کا نظام و ترکیب:

تبلیغی کام کا نظام کیا ہوگا؟ ترکیب کیا ہوگی؟ کس چیز کی اور کتنی چیزوں کی دعوت دی جائے گی؟ اس کی تفصیل حضرت مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان الفاظ میں بیان فرمائی:

اصل تبلیغ دو امر کی ہے، باقی اس کی صورت گری اور تشکیل ہے، ان دو چیزوں میں ایک مادی ہے اور ایک روحانی:

(۱) مادی سے مراد جوارح سے تعلق رکھنے والی، سو وہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کی لائی ہوئی باتوں کو پھیلانے کے لئے ملک بہ ملک اقلیم در اقلیم جماعتیں بنا کر پھرنے کی سنت کو زندہ کر کے فروغ دینا اور پائداری کرنا ہے۔

(۲) روحانی سے مراد جذبات کی تبلیغ یعنی حق تعالیٰ کے حکم پر جان دینے کا رواج ڈالنا، جس کو اس آیت میں ارشاد فرمایا:

"فَلاَ وَرَبِّکَ لاَ يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰییُحَکِّمُوْکَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَھمْ ثُمَّ لاَ يَجِدُوْا فِيْ أَنْفُسِھمْحَرَجاًمِّمَّاقَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْماً"٧

"قسم ہے آپ کے ربّ کی! یہ لوگ ایمان دار نہ ہوں گے، جب تک یہ بات نہ ہو کہ ان کے آپس میں جھگڑا واقع ہو اس میں یہ لوگ آپ سے تصفیہ کراویں، پھر آپ کے تصفیہ سے اپنے دلوں میں تنگی نہ پاویں اور پورا پورا تسلیم کریں"۔

'وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ"٨

"اور میں نے جن وانس کو اسی واسطے پیدا کیا کہ میری عبادت کریں"

یعنی اللہ کی باتوں اور اوامر خداوندی پر جان کا بے قیمت اور نفس کا ذلیل ہونا،٩ درج بالا بحث سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ مولانا الیاسؒ کی تبلیغی جماعت دین اسلام سے منحرف، گمراہ اور بدعتی گروہ نہیں بلکہ دین حقہ کی جماعت حقہ ہے جو منہج نبوی ﷺ پر گامزن ہے اور شرعی نقطہ نظر سے آل سعود کا یہ الزام بالکل بے بنیاد اور بے سروپا ہے جو دراصل تبلیغی جماعت کو گہرائی سے نہ دیکھنے اور اس کے بارے میں فراہم کی گئی معلومات کی جانچ پڑتال نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔

کیا تبلیغی جماعت کا دہشت گردی سے کوئی تعلق ہے؟

یہ الزام بھی بے بنیاد ہے کہ تبلیغی جماعت کے ارکان اپنی کم علمی کی وجہ سے مستقبل میں شدت پسندوں کی جماعت سے متاثر ہو کر دہشت گردانہ سرگرمیوں میں ملوث ہو سکتے ہیں، تبلیغی جماعت کو "خاموش انقلاب" سے تعبیر کرنا بھی درست نہیں ہے، سعودی عرب کے بیشتر سرکاری حکام تبلیغی جماعت کو اخوان المسلمین کے مانند ایک تحریک و نظریہ کے طور پر دیکھتے ہیں، حالانکہ دونوں کے نظریات میں تضاد و تفاوت ہے، اخوان المسلمین کے بعد تبلیغی جماعت کو بھی سعودی حکومت اپنے اقتدار کے لئے خطرہ سمجھنے لگی ہے، پابندی کی وجوہات میں سے ایک اہم وجہ یہی ہے کہ سعودی حکومت تبلیغی جماعت سے خطرہ محسوس کرتی ہے، ورنہ تبلیغی جماعت کو دہشت گردی سے متصف کرنا سمجھ سے بالاتر ہے۔

ستّر سال قبل ہندوستان کے میوات میں مولانا محمد الیاس کاندھلوی کی طرف سے قائم کردہ تبلیغی جماعت اپنے قیام کے بعد سے آج تک پُرامن طریقے سے نبوی مشن کی طرف گامزن ہے،۔برصغیر کے بعد یہ تحریک اقوام عالم میں پھیل گئی، تمام ممالک میں اس پُرامن تبلیغی جماعت کا خیر مقدم کیا جاتا ہے، ہم نے کبھی نہیں سنا کہ تبلیغی جماعت کے کسی ارکان نے کسی ملک کے اندرونی معاملات میں مداخلت کی ہو، یا وہاں سیاسی سرگرمیوں میں حصّہ لیا ہو، یا مُسلح بغاوت کی ہو، یا کسی ہیڈ کوارٹر یا سفارتخانہ پر حملہ کیا ہو، یا کسی کالعدم یا ممنوع تنظیم سے وابستگی رکھی ہو، یا کوئی تبلیغی رکن ایک ملک سے دوسرے ملک منشیات اسمگلنگ کرتے ہوئے پکڑا گیا ہو، جس تبلیغی جماعت کا ایک رکن بھی اپنے قیام کے بعد سے آج تک کسی بھی طرح کے غیر قانونی کام میں ملوث نہیں پایا گیا، تو اس جماعت کو کیونکر دہشت گردی سے متصف کیا جا سکتا ہے؟

دنیائے عالم کے سامنے تبلیغی جماعت کو ایک نظیر کے طور پر پیش کیا جانا چاہئے، چہ جائے کہ انہیں دہشت گردی سے متہم کر کے بلیک لسٹ کیا جائے، پوری دنیا میں کوئی ایسی تنظیم نہیں جس کے ارکان یا منتظمین پر کوئی بدنما دھبہ نہ ہو لیکن یہ واحد ایسی جماعت ہے جو اپنی ابتداء سے آج تک بے داغ اور اجلی ہے۔

تبلیغی جماعت کے ارکان سادہ مزاج اور مہربان ہوتے ہیں ان کی دین سے محبت، لوگوں کو فائدہ پہنچانے کی خواہش، ان کے سینے کی وسعت، اور ان کے اخلاق کی عظمت بلاشبہ دل کو گرویدہ کرنے والی ہیں، جو بھی ان سے ملتا ہے متاثر ہوتا ہے، ہم مانتے ہیں کہ ان میں دیگر جماعتوں کی طرح کچھ خامیاں بھی ہیں، لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ ہم ان کی خامیوں کو بہترین نصیحت کے ذریعہ دور کر سکتے ہیں۔

۳۔مسلک صوفیت اختیار کرنے کا الزام:

تبلیغی جماعت پر ایک اہم الزام یہ لگایا گیا ہے کہ یہ صوفیانہ جماعت ہے، تبلیغی جماعت میں تصوف کا تصور صرف اس حد تک ہے کہ کسی متبع سنت، شیخ کامل شخص کے ہاتھ پر بیعت کر کے اصلاح اور تزکیہ نفس حاصل کیا جائے کیونکہ بیعت کا تصور نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے لیکن اس میں صرف اتنا ہے کہ نفس کے رذائل سے اصلاح ہو جائے اور روح کی پاکیزگی حاصل ہو جائے اور یہ بھی قرآن و سنت اور شریعت کے حدود میں رہتے ہوئے، تبلیغی جماعت اس تصوف کی نہ تو قائل ہے اور نہ حمایت کرتی ہے جو شریعت کے متصادم ہو بلکہ تبلیغی جماعت تصوف کو شریعت سے جدا کوئی الگ چیز نہیں سمجھتی ہے۔۱۰

تصوف و طریقت دراصل اسلام کی ایک ایسی شاخ ہے جس میں روحانی نشو و نما پر توجہ دی جاتی ہے، تصوف کو قرآنی اصطلاح میں تزکیۂ نفس ۱۱اور حدیث کی اصطلاح میں احسان ۱۲ کہتے ہیں، تصوف کیبہ تعریف بیان کرنے والے افراد تصوف کو قرآن و سنت کے عین مطابق قرار دیتے ہیں، اور ابتدائی ایام میں متعدد فقہی علما کرام بھی اس ہی تصوف کی جانب مراد لیتے ہیں، پھر بعد میں تصوف میں ایسے افکار ظاہر ہونا شروع ہوئے کہ جن پر شریعت و فقہ پر قائم علما نے نہ صرف یہ کہ ناپسندیدگی کا اظہار کیا بلکہ ان کو رد بھی کیا۔

مولانا محمد مسیح اللہ خان جو کہ مولانا اشرف علی تھانویؒ کے خلیفہ مجاز ہیں تصوف کی تعریفیوں بیان کرتے ہیں کہ اعمالِ باطنی سے متعلق شریعت کا شعبہ تصوف اور سلوک کہلاتا ہے اور اعمالِ ظاہری سے متعلق شریعت کا شعبہ فقہ کہلاتا ہے۔۱۳

قاری محمد طیب سابق مہتمم دار العلوم دیوبند کے الفاظ میں مذہبی طور پر علمائے دیوبند مسلم ہیں، تفرقاتی طور پر یہ اہلسنت والجماعت سے تعلق رکھتے ہیں، بطور مقلد یہ حنفی ہیں، طریقت میں صوفی ہیں، مدرسی طور پر یہ ماتریدی اور سلوک میں چشتی ہیں۔۱۴

تصوف کی اساس شریعت اسلامی اور قرآن و حدیث اس کا سرچشمہ ہے، چنانچہ سید الطائفہ شیخ جنید بغدادی کا بڑے واضح الفاظ میں اعلان ہے کہ:

"ایں راہ کسے یابد کہ کتاب بردست راست گرفتہ باشد وسنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بردست چپ و در روشنائی ایں دو شمع می رود تانہ در مغاک شبہت افتد نہ در ظلمت بدعت۔" ۱۵

اس راہ کو وہی پا سکتا ہے جو کتاب اللہ کو داہنے ہاتھ میں اور سنت رسول کو بائیں ہاتھ میں لیے ہو اور ان دونوں چراغوں کی روشنی میں راہِ سلوک طے کرے تاکہ گمراہی اور بدعت کی تاریکی میں نہ گرے۔

حضرت سہل بن عبداللہ تستری جو متقدمین صوفیاء میں امتیازی مقام و مرتبہ کے حامل تھے فرماتے ہیں:

اصولنا سبعة اشياء التمسک بکتاب اللّٰہوالاقتداءبسنةرسولاللّٰہصلی اللّٰہعلیہ وسلم واکل الحلال وکف الاذی واجتناب المعاصی والتوبة واداء الحقوق١٦

ہمارے سات اصول ہیں کتاب اللہ پر مکمل عمل، سنت رسول کی پیروی، اپنی ذات سے کسی کو تکلیف نہ پہنچنے دینا، گناہوں سے بچنا، توبہ واستغفار، اور حقوق کی ادائیگی۔

سلطان الہند شیخ معین الدین اجمیری کا یہ مقولہ تاریخِ اجمیر میں درج ہے:

"اے لوگو تم میں سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ترک کرے گا وہ شفاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محروم رہے گا۔"١٧

اس لیے تصوف یا طریقت شریعت سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ صحیح معنوں میں تصوف اسلام کا عطر اور اس کی روح ہے، لیکن کوئی انسانی تحریک خواہ وہ کتنی اچھی کیوں نہ ہو جب افراط و تفریط عمل و رد عمل کا بازیچہ بنتی ہے تو اس کی شکل مسخ ہوئے بغیر نہیں رہتی، چناں چہ متکلمین نے اسلام کو یونانی فلسفہ کی زد سے بچانے میں بڑی قابلِ قدر خدمت انجام دی ہیں، لیکن آگے چل کر جب علم کلام کو شکوک و شبہات پیدا کرنے کا ذریعہ بنالیا گیا تو یہی علم کلام مسلمانوں میں ذہنی انتشار بر پا کرنے کا سبب بن گیا، یہی حال تصوف کا بھی ہوا کہ تصوف کی ہمہ گیر مقبولیت اور ہر دلعزیزی دیکھ کر جاہل یا نقلی ارباب غرض صوفیوں کے بھیس میں اس جماعت صوفیہ صافیہ میں درآئے اور اپنی مقصد برآری کے لیے شریعت و طریقت میں تفریق کا نظریہ شائع کردیا، مجاز پرستی، قبرپرستی، نغمہ و سرود کو روحانی ترقی کا لازمی جزو بنادیا اور دنیاپرستی سے گریز کو رہبانیت کی شکل دیدی مگر ہمیں اس حقیقت کو فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ محققین صوفیا نے ہمیشہ ان گمراہیوں کے خلاف آواز بلند کی ہے، اور ان فاسد عناصر کو تصوف سے خارج کرنے کے لیے ہمیشہ کوشاں رہے ہیں۔

اس جعلی اور غیر اسلامی تصوف کی بناپر سرے ہی سے تصوف کا انکار کردیا جائے اور اسے نوع انسانی کے لیے بمنزلۂ افیون بتایا جائے اور الزام عائد کیا جائے کہ تصوف زندگی کے حقائق سے گریز کی تعلیم دیتا ہے اور اس نے مسلمانوں کے قوائے عمل کو مضمحل یا مردہ بنادیا ہے تو یہ سراسر ناانصافی اور اسلامی تصوف پر ظلم ہوگا۔

۴۔ تین دن، چلہ، چار ماہ کا نصاب:

بقدرِ ضرورت دین سیکھنا ہر مسلمان پر واجب ہے، چاہے وہ تبلیغ کے شعبہ کے ذریعہ ہو یا مدرسہ و خانقاہ یا دین کے دوسرے شعبہ کے ذریعہ ہو، باقی رہا مروجہ طریقہ تبلیغ کا حکم تو چوں کہ دعوت الی الخیر اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر مطلقاً اس امت کا طرہِ امتیاز ہے، جیسے کہ قرآنِ مجید میں ہے:

"تم لوگ اچھی جماعت ہو کہ وہ جماعت لوگوں کے لیے ظاہر کی گئی ہے، تم لوگ نیک کاموں کو بتلاتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔"١٨

اور اس ذمہ داری کو انجام دینے کے لیے زمانہ کے حالات اور تقاضوں کو مد نظر رکھ کر دعوت الی الخیر کی مروجہ جو ترتیب

بزرگوں کی طرف سے بنائی گئی ہے وہ بھی اسی عمومی حکم میں داخل ہے، اس کے لیے باقاعدہ انہیں تفصیلات کے ساتھ خیر القرون سے ثابت ہونا ضروری نہیں ہے، اس کی مثال یہ ہے کہ نفسِ تعلیمِ دین ضروری ہے، لیکن آج کل جس انداز میں مدارس قائم کرکے نصاب کی تعیین کی گئی ہے اور آٹھ سالہ درسِ نظامی کا کورس مقرر کیا گیا ہے، وہ بھی ان قیودات کے ساتھ خیر القرون سے ثابت نہیں، لیکن تجربہ سے مفید ثابت ہوا ہے اور اس کے ذریعہ سے سیکڑوں اور ہزاروں لوگوں نے علمِ دین میں مہارت حاصل کی ہے، بعینہٖ یہی حال جماعت دعوت و تبلیغ کے مقرر کردہ مروجہ نظام کا بھی ہے کہ امت میں دینی بیداری، دین کے لیے ایثار و قربانی اور بے طلب لوگوں کے اندر دین کی طلب و فکرِ آخرت پیدا کرنے کی غرض سے متعین ایام کے لیے نقل وحرکت (یعنی شبِ جمعہ، سہ روزہ، چلّہ، چار ماہ، ایک سال) کا مروجہ نظام بنایا گیا ہے جو یقیناً مذکورہ تفصیلات کے ساتھ اصطلاحاً فرض یا واجب نہیں ہے، لیکن تجربہ سے اس کا فائدہ مند ہونا اظہر من الشّمس ہے، جس سے کوئی منصف مزاج شخص انکار نہیں کرسکتا۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ تبلیغی جماعت کے طریقہ کار سے متعلق لکھتے ہیں:

''دین کی دعوت و تبلیغ تواعلیٰ درجے کی عبادت ہے،اورقرآن کریم اورحدیث نبوی میں جابجااس کی تاکید موجود ہے،دین سیکھنے اور سکھانے کے لیے جماعت تبلیغ وقت فارغ کرنے کا جو مطالبہ کرتی ہے،وہ بھی کوئی نئ ایجاد نہیں،بلکہ ہمیشہ سے مسلمان اس کے لیے وقت فارغ کرتے رہے ہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تبلیغی وفود بھیجنا ثابت ہے۔رہی سہ روزہ،ایک چلہ، تین چلہ اورسات چلہ کی تخصیص،تو یہ خود مقصود نہیں،بلکہ مقصود یہ ہے کہ مسلمان دین کے لیے وقت فارغ کرنے کے تدریجاً عادی ہوجائیں اوران کو رفتہ رفتہ دین سے تعلق اورلگاو پیدا ہوجائے،پس جس طرح دینی مدارس میں نوسالہ ،سات سالہ کورس (نصاب) تجویز کیا جاتا ہے،اورآج تک کسی کواس کے بدعت ہونے کا وسوسہ بھی نہیں،اسی طرح تبلیغی اوقات کو بھی بدعت کہنا صحیح نہیں''۱۹

۵۔ قبر پرستی اور شرک کا الزام:

آل سعود کی طرف سے تبلیغی جماعت پر ایک نہایت سنگین الزام قبر پرستی اور مشرک ہونے کا بھی لگایا ہے، یہ الزام بہتان عظیم کے سوا اپنے اندر کچھ حقیقت نہیں رکھتا کیونکہ تبلیغی جماعت کا بیان شروع ہی توحید سے ہوتا ہے ان کا پہلا جملہ ہی یہ ہوتا ہے کہ "اللہ سے ہوتا ہے اللہ کے غیر سے کچھ نہیں ہوتا" آج تک یہ بات نہیں سنی گئی کہ تبلیغی جماعت کے کسی رکن نے قبر کے سامنے سجدہ کیا ہو یا قبر کو چوما ہو یا قبروں کی مجاوری کی ہو، بلکہ یہ جماعت تو اس کے برعکس خالص توحید وسنت کا درس دیتی ہے، ہاں! زیارت قبور سے انکار نہیں کہ وہ تو سنت سے ثابت ہے، حضور ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ میں نے تمہیں پہلے زیارت قبور سے (ایک حکمت کے تحت) منع کیا تھا سواب زیارت کیا کرو کیونکہ اس سے عبرت حاصل ہوتی ہے۔۲۰

صاحب خطبہ کے بیان سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس نے تبلیغی جماعت سے کے بارے میں بلا تحقیق خطبہ لکھا ہے یا رپورٹ دینے والے نے خیانت اور بددیانتی سے کام لیا ہے، خطبہ میں جماعت پر الزامات کی بوچھار کرتے ہوئے یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ جماعت شرک میں مبتلا ہے معاذ اللہ، حالانکہ پوری دنیا اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ تبلیغی جماعت شرک و بدعت سے

میلوں دور بھاگتی ہے، وہ خالص توحید کو پھیلانے والی، اللہ اور رسول پر مر مٹنے والی جماعت ہے اس کا کوئی بھی عمل و قول شرک کے دائرہ میں نہیں آتا، دعوی وہی قابل قبول ہوتا ہے جس کی پشت پر ٹھوس دلیلیں موجود ہوں، صاحب خطبہ نے مشرک تو بتادیا لیکن کوئی ثبوت پیش نہیں کیا، کیا یہ اسلامی تعلیمات کے خلاف نہیں ہے؟

بانی تبلیغی جماعت مولانا الیاس کاندھلوی رحمہ اللہ حنفی دیوبندی تھے، دارالعلوم دیوبند کے فرزند تھے، مولانا محمود حسن دیوبندی رحمہ اللہ کے شاگرد تھے، علماء اہل اسلام نے ان کی اس تحریک کو صحیح مانا اور اس کی حمایت کی، لہٰذا تبلیغی جماعت کو بت پرست کہنا اور مولانا الیاس کاندھلوی کو قبوری کہنا حقیقت کے سراسر خلاف ہے۔

۶۔بغیر علم کے دعوت دینے اور تکفیری گروہ کا شکار ہونے کا الزام:

یہ الزام بھی بےبنیاد ہے کہ تبلیغی جماعت کے ارکان اپنی کم علمی کی وجہ سے مستقبل میں تکفیری گروہ سے متاثر ہو کر تکفیری رجحانات کا شکار ہو سکتے ہیں، کیونکہ تبلیغی جماعت کا اپنا مخصوص نصاب ہے جس سے تجاوز ممنوع ہے اور وہ چھ نمبر ہیں، ہر تبلیغی رکن یہی چھ نمبر بیان کرنے کا پابند ہوتا ہے، اس لئے بغیر علم کے دعوت دینے کا الزام بے بنیاد ہے، دوسری بات یہ ہے کہ تبلیغی جماعت کا طریقہ کار اور نظام وضع کرنے کی ایک بنیادی وجہ یہ بھی ہے کہ جو مسلمان اپنی کم علمی اور جہالت کی وجہ سے دین سے دور ہیں وہ جماعت کے ساتھ وقت لگا کر دین کی ضروری اور بنیادی باتیں سیکھ سکیں تاکہ اپنی عملی زندگی دین اسلام اور شریعت مطہرہ کے مطابق گزار سکیں، اور یہ خدشہ بھی صحیح نہیں کہ تبلیغی جماعت کے ساتھ وقت لگا کر کوئی تکفیری گروہ کا شکار ہو جائے گا اس لئے کہ زمینی حقائق اس کے خلاف ہیں آج تک یہ بات نہیں سنی گئی کہ کوئی تبلیغ میں وقت لگا کر کسی فسادی گروہ کا شکار ہوا ہے بلکہ اس کے برعکس جن لوگوں نے تبلیغی جماعت کے ساتھ وقت لگایا ان کی زندگیاں بدل گئیں۔

خلاصہ بحث:

خلاصہ کلام یہ ہے کہ سعودی حکومت کی طرف سے لگائے گئے الزامات بالکل بے بنیاد اور سراسر غلط ہیں جن کا حقائق سے دور تک کوئی تعلق نہیں، اور یہ بلا تحقیق اور تبلیغی جماعت کے نظام اور طریقہ کار کو بنظر غائر پڑھے اور سمجھے بغیر عائد کئے گئے ہیں یا رپورٹ دینے والے نے خیانت اور بددیانتی کا ارتکاب کرتے ہوئے تبلیغی جماعت کے بارے غلط معلومات فراہم کی ہیں۔

حد درجہ افسوسناک امر یہ ہے کہ سعودی حکومت محمدِ عربی کی سرزمین پر انبیاء کے مشن پر گامزن دین کی دعوت دینے والی پُر امن جماعت کے خلاف نیز اپنے غلط پالیسیوں و موقف کو جواز فراہم کرنے کے لئے مساجد کے ممبر و محراب کا ناجائز استعمال کر رہی ہے، خواہ ان کا یہ موقف قرآن و سنت اور مصالح امت کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

نتائج بحث:

تبلیغی جماعت پر پابندی کے بعد ملک کے مختلف دینی و مرکزی اداروں نے سعودی حکومت سے اپنے فیصلے پر نظر ثانی کا مطالبہ کیا یہ خوش آئند قدم ہے لیکن یہ مطالبہ کافی نہیں ہے۔عالم اسلام کے مرکزی ادارے اور معتبر شخصیات سعودی حکام سے وفود کے سلسلے میں تبادلہ خیال کریں اور تبلیغی جماعت سے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ کریں، جو الزامات وہاں کے مفتیان کرام نے تبلیغی جماعت پر لگائے اس کا قرآن و سنت سے ثابت ہونے کا مدلل جواب دیں اور ان سے سوال کریں کہ اگر تبلیغی جماعت گمراہ

ہے تو کس بنا پر گمراہ ہے، بدعتی ہیں تو کس بنا پر، منحرف ہیں تو کن وجوہات کی بناء پر؟ سعودی عرب میں جو حق گو علماء ہیں وہ سعودی حکام کو اس امر سے باز رہنے کی تلقین کریں، ان کی غلط پالیسیوں پر انہیں متنبہ کریں، سعودی علماء محمد بن سلمان کو نصیحت کرتے رہیں اس سے قبل کہ وہ ہلاکت کی وادیوں میں جا پڑے۔اگر تبلیغی جماعت میں خامیاں ہیں تو بھی سعودی حکام کا پابندی والا طرزِ عمل غلط ہے، قرآن و سنت کا اصول یہ ہے کہ غلطیوں کی اصلاح کی جائے، اور اس کے تدارک اور ازالہ کی کوشش کی جائے، قرآن و سنت کے سمجھانے کا طرزِ عمل نرم اسلوب کے ساتھ نصیحت ہے، نہ کہ فوراً سے پیشتر کالعدم قرار دینے یا پابندی لگانے کا طرز عمل۔ تبلیغی جماعت سے وابستہ افراد کوئی ہزار دو ہزار کی اور لاکھ دو لاکھ کی تعداد میں نہیں ہیں، بلکہ چالیس کروڑ مسلمان اس سے وابستہ ہیں، ایک جھٹکے میں چالیس کروڑ مسلمانوں پر دہشت گردی کا الزام لگانا عقل و انصاف کا تقاضا نہیں ،اگر آپ کو تبلیغی جماعت کے اصول اور طریقوں سے اختلاف ہے، تو کیجیے، پابندی لگائیے، لیکن دہشت گردی کے الزام سے پوری دنیا میں مسلمانوں کی کیا شبیہ بنے گی؟ اخوان دہشت گرد ہے، تبلیغی دہشت گرد ہیں، دعوہ والے دہشت گرد ہیں، قطر بھی دہشت گردوں کا سپورٹر ہے، فلسطین کی مزاحمتی تحریکوں کو آپ نے پہلے ہی دہشت گرد قرار دیا ہوا ہے، پھر تو دشمنان اسلام ٹھیک ہی کہتے ہیں کہ مسلمان دہشت گرد ہیں۔ ہم تبلیغی احباب میں جزوی غلطیاں دیکھتے ہیں، لیکن غلطیاں کوتاہیاں انسان کے سرشت میں شامل ہیں، جس کا ازالہ علماء و مفتیان کرام کے ذریعہ افہام و تفہیم ہے نہ کہ سرکاری خطیبوں کے ذریعہ منبر و محراب۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

---

[1] سورہ آل عمران، آیت ۱۱۰

[2] عثمانی، محمد تقی، مفتی، آسان ترجمہ قرآن، مکتبہ معارف القرآن کراچی، ج۱، ص ۲۱۴

[3] محمد زبیر خان، صحافی، ۱۳ دسمبر ۲۰۲۱، "سعودی عرب میں جمعے کے خطبوں میں تبلیغی جماعت کی مذمت کیوں کی جا رہی ہے؟" BBC Newsاردو

[4] مولانا ثمیر الدین قاسمی، تبلیغی جماعت پر لگائے گئے الزامات کے جوابات، ندائے حق چینل، youtube

[5] فاروقی، مولانا ضیاء الرحمان صاحب، علمائے دیوبند کون اور کیا ہیں، دارالکتاب یوپی دیوبند، ۱۹۹۷، ص: ۴۲

[6] عارف محمود، مفتی، دعوت و تبلیغ کا نہج نبوی ﷺ، ماہنامہ بینات، محرم الحرام ۱۴۳۴ھ

[7] النساء: ٦٥

[8] الذاریات: ٥٦

[9] ندوی، سید ابو الحسن علی ندوی، مولانا الیاس اور ان کی دینی دعوت، طیب پبلشرز، لاہور، ۲۰۰۹ء، ص: ۱۹۹

[10] ندوی، سید ابو الحسن علی ندوی، مولانا الیاس اور ان کی دینی دعوت، طیب پبلشرز، لاہور، ۲۰۰۹ء، ص: ۴۴

[11] البقرہ: ۱۵۱

[12] بخاری، محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن المغیرۃ البخاری الجعفی، صحیح البخاری، محقق: محمد زہیر بن ناصر، دار طوق النجاۃ، ۱۴۲۲ھ، رقم الحدیث: ۵۰

[13] مسیح الامۃ، محمد مسیح اللہ خان، شریعت اور تصوف،

[14] تلخیص مقالہ حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب، ماہنامہ الرشید لاہور فروری مارچ ۱۹۷۶ء، دار العلوم نمبر، ص ۱۵۷ تا ۱۶۵

[15] ماہنامہ دار العلوم، شمارہ ۲، جلد: ۹۱، محرم 1428 ہجری مطابق فروری ۲۰۰۷ء

[16] ایضا

[17] ایضا

[18] آل عمران: ۱۱۰

[19] لدھیانوی، محمد یوسف، آپ کے مسائل اور انکا حل، ط: مکتبہ لدھیانوی، ج: ۹، ص: ۱۴۵،

[20] ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل، مسند احمد، محقق: شعیب الارنؤوط، مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۲۱ھ، رقم الحدیث: ۱۱۳۲۹